21401 ـ مالدار لوگ كافر حكومت كى جانب سے فقراء كے ليے مخصوص كرده اشياء حاصل كر ليتے ہيں

سوال

يونائيٹڈ سٹيٹ امريكہ ميں كچھ مسلمان اشخاص غذائى كوپن حاصل كرتے ہيں، يہ كوپن حكومت فقراء كو ديتى ہے جن كے پاس كافى رقم نہيں ہوتى، يہ (مالدار) لوگ بنكوں ميں اپنى رقم كى معلومات مخفى ركھتے ہيں تا كہ وہ ان كوپن كے مستحق بن سكيں، جب ميں انہيں نصيحت كرتا ہوں تو جواب ميں كہتے ہيں كہ يہ حرام نہيں كيونكہ ہم كسى اسلامى ملك سے تعاون حاصل تو نہيں كرتے، كيا يہ صحيح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شرعى عذر كے بغير اور شرعى شروط كے ساتھ آپ كا كافر ملك ميں بسنا جائز نہيں، اس كا بيان كئى ايك بار ہو چكا ہے، اس كى تفصيل جاننے كے ليے آپ سوال نمبر (12866) اور (6154) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

مستحقين كے علاوہ كسى اور كو يہ كوپن حاصل كرنے حلال نہيں، چاہے دينے والا ملك مسلمان ہو يا كافر ملك، كيونكہ اس حالت ميں يہ كوپن حاصل كرنے والا كاذب اور جھوٹے كے حكم ميں داخل ہوتا ہے، اور اللہ تعالى اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تو جھوٹ اور كذب بيانى حرام كى ہے.

ابوہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" منافق كى تين علامتيں اور نشانياں ہيں: جب بات كرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ كرے تو وعدہ خلافى كرے، اور جب اس كے پاس امانت ركھى جائے تو امانت ميں خيانت كرے"

صحيح بخارى حديث نمبر (33) صحيح مسلم حديث نمبر(59).

اور عبداللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" یقینا سچائی اور صدق نیکی کی طرف لے جاتی ہے، اور نیکی جنت کی راہنمائی کرتی ہے، اور یقینا ایك شخص سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ صدیق بن جاتا ہے، اور یقینا کذب بیانی اور جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے، اور بے شك فجور آگ کی طرف راہنمائی کرتا ہے، یقینا ایك شخص جھوٹ بولتا اور کذب بیانی کرتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالی کے ہاں وہ جھوٹا اور کذاب لکھ دیا جاتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5743) صحیح مسلم حدیث نمبر (2607)

اور اسی طرح یہ لوگوں کا ناحق مال کھانا بھی ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنا مال آپس میں باطل اور ناحق نہ کھایا کرو البقرۃ (188).

اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی ضرورت کے لوگوں سے ان کا مال مانگتا پھرے، جبکہ وہ محتاج بھی نہ ہو ، امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم شریف میں حدیث بیان کی ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے مال زیادہ کرنے کے لیے لوگوں سے ان کا مال مانگا، تو وہ انگارے مانگ رہا ہے، لھذا وہ چاہے تو اسے کم کر لے یا پھر زیادہ کرتا رہے"

معنی یہ ہے کہ: اس نے بغیر کسی محتاجگی کے صرف زیادہ مال جمع کرنے کے لیے لوگوں سے مانگا. یہ حافظ کا قول ہے.

سوم:

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان بدترین قسم کے افعال سے اجتناب کریں، یہ افعال ایسے ہیں جو صرف ان کے اپنے لیے ہی برے نہیں بلکہ یہ تو ان کے دین کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتے، تو اس طرح کفار کے لیے ان کے یہ فعل دین اسلام میں طعن و تشنیع کرنے کا باعث بنیں گے، اور دین کی مخالفت کا سبب بھی.

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تو ان فقراء اور مساکین قسم کے لوگوں کی تعریف بیان کی ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتے اور لوگوں سے مال طلب نہیں کرتے.

فرمان باری تعالی ہے:

صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو اللہ تعالی کی راہ میں روك دیے گئے ہیں، جو زمین میں چل پھر نہیں سکتے، نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مال دار خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے، وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے، تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ تعالی اس کو جاننے والا ہے البقرة (273).

تو پھر اس شخص کیا حال ہو گا جو نہ تو فقیر ہے اور نہ ہی محتاج اور ضرورتمند لیکن اس کے باوجود لوگوں سے مانگتا پھرے، تو کیا وہ قابل تعریف اور مدح کے قابل ہے ؟

واللہ اعلم .